النادی الادبی ایک حسین خواب

از :۔ ثمیر الدین قاسمی

ابن جمال الدین، مقام گھٹی، ضلع گڈا، جھارکھنڈ، تاریخ پیدائش 6 نومبر، 1950ء

مقیم، مانچیسٹر، انگلینڈ

نوٹ :۔ یہ مضمون النادی الادبی میں شریک طلبہ کے لئے لکھا گیا ہے، اس لئے جگہ جگہ النادی کی تعریف آئی ہے، تا کہ النادی میں شریک میرے بھائیوں کو ہمت ہو، حوصلہ ہو، اور جی بھر کر محنت کرے، اور اپنی مستقبل کو سنوار کر دم لے۔

ناچیز حضرت مولانا وحید الزماں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شکر گزار تھا، اور آج بھی ہے، اس لئے بار بار والہانہ انداز میں ان کا نام آیا ہے، اور جی بھر کر دعائیں دی ہیں

1967ء میں، ناچیز دار العلوم چھاپی، گجرات میں ھدایہ اولین پڑھتا تھا، دیو بند سے آنے جانے والوں سے سنا کہ دار العلوم دیو بند دنیا کا ازہر الھند ہے، وہاں سب سے اچھی تعلیم ہوتی ہے، وہاں کا فاضل علم میں گہرا ہوتا ہے، اور بہت جرأت مند ہوتا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ

وہاں عربی میں بولنا، لکھنا، اور تقریر کرنا سکھایا جاتا ہے، وہاں طلبہ عربی میں بہت اچھا مضمون لکھتے ہیں، اور برجستہ تقریر کرتے ہیں

یہ سن کر میرے دل داعیہ پیدا ہوا اور میں رمضان کی چھٹی میں گھر جانے کے بجائے دار العلوم، دیوبند آ گیا، یہاں ہر طالب علم کی زبان پر ایک ہی بات تھی کہ النادی الادبی میں داخلہ لے لو تو کمال کے عربی داں بن جاؤ گے، میرے لئے یہ گنجائش تھی کہ مشکوۃ اور دورہ حدیث کے دو سال پورے کر کے فارغ ہو جاؤں، اور دار العلوم چھوڑ جاؤں، لیکن میں نے تین سال رہنے کا فیصلہ کیا، اور اس وقت کے صف ثانوی میں داخل لے لیا، واقعی حضرت مولانا وحید الزماں، کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ، ایک فرشتہ صفت آدمی تھے، وہ صاف عربی بولتے، اور ہمیں بھی صاف عربی بولنے کا مشق کرواتے، کہیں کوئی غلطی ہوتی تو ٹوکتے، سمجھاتے، اور بڑے پیار سے اسلوب بتاتے، میں نے اس قسم کے ہمدرد استاد کبھی نہیں دیکھا، آج میرا رواں رواں حضرت کے لئے دعا گو ہے

میں ایک دیہاتی آدمی تھا، نہ مجھے اردو آتی تھی، اور نہ مجھے عربی آتی تھی، زندگی میں جینے کے ڈھنگ کا تو پتہ ہی نہیں تھا، میں ذہین بھی نہیں تھا، میں صرف حضرت کے منہ کو دیکھتا رہتا تھا، اور انکی اداؤں کو اپنی زندگی میں سمو لینے کی کوشش کرتا تھا، لیکن کمال ہے اس استاذ کا کہ پانچ سال تک وہ پیار دیا، وہ محبت دی کہ آج بھی جب وہ یاد آتے ہیں تو دل مچل جاتا ہے، اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں

حضرت کے ساتھ کھانا

، وہ عربی کے ساتھ زندگی میں جینے کا گر سکھاتے ، اٹھنا بیٹھنا سکھاتے تھے ، معاملات کی صفائی سکھاتے تھے، ہم تمام طلبہ کو اپنے ساتھ بیٹھا کر کھلاتے ، اور کھانے کے سارے آداب بتاتے ، اور سب سے بڑی بات یہ ہوتی کہ ان میں اتنی اپنائیت ہوتی تھی کہ بار بار اس محفل میں شریک ہونے کا جی چاہتا تھا

حضرت کے ساتھ تفریح

حضرت مولانا وحید الزماں صاحب رحمہ اللہ عصر کے بعد تفریح کرنے جاتے تھے، ان کے ساتھ عام طور پر حضرت مولانا عبد الخالق مدراسی صاحب دامت برکاتہم ہوتے تھے اور تفریح میں یہی اکثر مغرب کی نماز پڑھاتے تھے، میں بھی حضرت کے ساتھ تفریح میں ہوتا، اور انکی نصیحتوں سے فیض یاب ہوتا ، میں ایک ادنی طالب علم تھا اور حضرت مولانا وحید الزماں صاحب وقت کی باکمال شخصیت تھی، لیکن پھر بھی ہم جیسوں کو تفریح میں ساتھ ساتھ رکھنا ، یہ انکی دریا دلی تھی ، جو بہت کم اساتذہ کے نصیب میں آتی ہے، اس تفریح کو اور اس کی تربیت کو آج بھی یاد کرتا ہوں تو دل مچل جاتا ہے۔

دو کے بجائے پانچ سال تک رہائش

میں ہدایہ اولین پڑھ چکا تھا، اس لئے دارالعلوم سے دو سال میں فارغ ہو کر جا سکتا تھا، لیکن عربی کے چسکے کی وجہ سے 1968ء میں صف ثانوی میں داخلہ لیا، پھر 1969ء میں صف نہائی میں داخلہ لیا، اور 1970ء میں دورہ حدیث پوری کی، اور جب اگلے سال تکمیل ادب کا درجہ شروع ہوا تو پھر میں نے 1971 میں تکمیل ادب عربی میں بھی داخلہ لے لیا، اور گویا کہ صف نہائی کو میں نے دو مرتبہ پڑھی، لوگ دورہ حدیث دو مرتبہ پڑھتے ہیں، اور میں نے اپنے ذوق کی وجہ سے صف نہائی دو مرتبہ پڑھی، اور دل نہیں بھرا تو ایک اور سال رہ کر 1972ء میں بھی النادی الادبی میں شریک ہوتا رہا، پھر حالات سے ناگزیر ہو کر بڑی مشکل سے دارالعلوم چھوڑا، اور یہ سب النادی الادبی کی محبت تھی، یا اس معشوق کی اسیری تھی جس کی محبت آج بھی دل میں لئے ہوئے پردیس کاٹ رہا ہوں

ع خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

النادی کے اثر سے یہ چھ عظیم کام انجام پائے

النادی میں کچھ نہ کچھ عربی سیکھی تھی ، اوراس سے بڑھ کر کام کرنے کی ہمت ، جرأت سیکھی تھی ، حضرت مولانا وحید الزماں صاحبؒ نے بے خوفی ، اور بے باکی بھی دی تھی ، پھر دار العلوم میں حضرت مولانا نصیر خاں صاحب رحمہ اللہ علیہ سے علم فلکیات پڑھی تھی ،جس کی وجہ سے نیچے کے پانچ کام میرے ہاتھوں سے انجام پائے ،اوراس کا سہرا النادی اور دار العلوم کو جاتا ہے، اگر کبھی کوئی مؤرخ دار العلوم کی تاریخ لکھیں گے تو یہ چھ کاموں کو سنہرے حروف سے لکھیں گے کہ، دیار غیر میں بھی رہ کر دار العلوم کے ایک ادنی فاضل نے کس طرح بے لوث خدمت انجام دی ہے ،اورکس طرح عربوں کو،اور دوسرے مسلک والوں کو للکارا ہے، بلکہ یوں کہئے ہلکے پھلکے الفاظ میں کس طرح ہر مسلک والوں کو دوبارہ غور کرنے پر مجبور کیا ہے

ا۔عربوں کوکیلنڈر کی تصحیح کے لئے آٹھ سال تک خط لکھتا رہا

اور آخر کیلنڈر تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے

1987ء میں جب میں برطانیہ آیا تو یہاں رویت ہلال کا جھگڑا شباب پر تھا، لیکن کسی کو یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اصل جھگڑا کیا ہے، اور اس کا حل کیا ہے، میں دار العلوم، دیوبند میں حضرت مولانا نصیر خاں صاحب ؒ سے فلکیات پڑھی تھی، یہاں وہ کام آئی، اس میں غلطی عرب کی تھی۔انہوں نے رویت سے ڈیڑھ دن مقدم پر اگلے بتیس سال کا کیلنڈر بنا رکھا تھا، اور دو گواہی لیکر اسی پر اعلان کرتے تھے، اور پوری دنیا پریشان ہوتی تھی

میں آٹھ سال تک عرب کے بڑے بڑے وزیروں کو عربی میں خط لکھتا رہا، اور ان کو سمجھاتا رہا کہ یہ کیلنڈر ڈیڑھ دن مقدم ہے، کافی دنوں کے بعد ان کو کچھ سمجھ آیا تو اور اس کیلنڈر کو تبدیل کیا، اور اب ایک دن پہلے پر کیلنڈر بناتے ہیں، صحیح تو یہ بھی نہیں ہے، لیکن تھوڑی سی اچھائی ضرور کی ہے

1993ء میں حضرت مفتی عبد العزیز بن باز نے مجھے بہت سارے کاغذات بھیجے، اس میں دیکھا کہ امریکہ، کناڈا، اور ملیشیا والوں نے ان کو خط لکھا تھا جس میں بڑی لجاجت کے ساتھ پوچھا تھا کہ حضرت آپ کیا کرتے ہیں، اور یہ بھی مشورہ مانگا تھا کہ ہم لوگ رویت کا فیصلہ کیسے کریں، اس کے برخلاف حضرت مفتی عبد العزیز بن بازؒ کو میں یہ خط لکھتا رہا کہ آپ کے یہاں کیلنڈر غلط بنا ہوا ہے آپ اس کی تائید ہرگز نہ کریں

اس کے لئے دسیوں کتابیں لکھیں، پوری دنیا کے لئے اصلی اور صحیح رویت پر کیلنڈر بنائے، اور

ایک بڑے طبقے کو روشناس کرایا کہ اصل غلطی کہاں ہے،اور کس طرح اس کی اصلاح ہوگی ،اور کیسے پوری دنیا اصلی اور حقیقی رویت پر عمل کر سکے گی

یہ جرأت رندانہ بلا شبہ حضرت مولانا وحید الزماں ؒ سے سیکھی تھی ،اور یہ النادی کی دین ہے، ورنہ پورے عرب کو للکارنا میرے لئے کھیل نہیں تھا

۲۔ ھدایہ کے ہر ہر حدیث کو تلاش کی

ھدیہ یہ عظیم کتاب ہے جو حنفیوں کے تمام مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، صاحب ھدایہ نے جگہ جگہ قولہ علیہ السلام، کہہ کر حدیث لکھی ہے، ان احادیث کی تلاش کے لئے دو اہم کتابیں لکھی گئی ہیں، اور ھدایہ کے حاشئے پر بھی یہ حوالہ موجود ہے، ایک ہے حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ کی الدرایہ فی تخریج احادیظ الھدایہ، اور دوسری ہے علامہ زیلعی ؒ کی نصب الرأیہ لاحادیث الھدایہ، ان دونوں کتابوں میں ھدیہ کی احادیث کا حوالہ ہے، اوراس کی تخریج ہے، لیکن یہ دونوں حضرات شوافع ہیں ، ان دونوں حضرات نے جگہ جگہ یہ لکھ دیا کہ ھذا الحدیث لم اجد، ترجمہ، صاحب ھدایہ کی یہ حدیث مجھے نہیں ملی ۔ بس کیا تھا، اہل حدیث حضرات کھس پھسانے لگے، اور بعض نے تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ ھدایہ کے مسئلے پر حدیث نہیں ہے تو حنفی حضرات اس پر کیسے عمل کرتے ہیں!

اب تک جتنی شرح لکھی گئی تھی ان میں اس طرف توجہ نہیں دی گئی تھی، اور توجہ دینا بھی بہت مشکل تھا، کیونکہ کتابیں کمپیوٹر سے لکھ کر مارکیٹ میں نہیں آئیں تھیں، اکثر بڑی کتابیں مخطوطات تھیں، اس زمانے میں مکتبہ شاملہ بھی نہیں تھا

۔ جب میں نے ھدایہ کی شرح، اثمار الھدایہ، لکھی تو میرے زمانے میں، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، مسند احمد، طبرانی کبیر، جو چوبیس، چوبیس جلدوں میں ہیں چھپ کر مارکیٹ میں آچکی تھیں، میں نے ان تمام کتابوں میں حدیثیں تلاش کی، اور حضرت علامہ ابن حجر ؒ، اور

علامہ زیلعیؒ نے جتنی احادیث کو، **لم اجد**، کہا تھا سب کو ، **اجد**، کیا،اور پورا حوالہ دیا،اب کوئی اہل حدیث یہ نہیں کہہ سکتا کہ صاحب ھدایہ کی حدیث نہیں ملی، یا کوئی ناشائستہ جملہ نہیں بول سکے گا۔، یہ حنفیوں کے ذمے فرض کفایہ تھا،اور زمانے سے چلا آرہا تھا، جوالنادی کے ایک ادنی فرد کے ہاتھوں پورا ہوا،

اس تلاش میں مجھے اٹھارہ سال لگ گئے،اس درمیان نہ میں نے ملازمت کی ،نہ امامت،اور نہ درس وتدریس ،بس صرف، کی بورڈ key board ، پر انگلیاں پھراتا رہا،لیکن ایک بہت بڑا کام ہوگیا، جوحنفیوں کے ذمے قرض تھا۔

۳۔ ھدایہ کے ہر مسئلے پر تین تین حدیثیں سیٹ کیں

صاحب ھدایہ نے ہر ہر مسئلے کے لئے حدیث ذکر نہیں کی ہے، وہ کہیں کہیں حدیث کا ذکر کرتے ہیں، دوسری کتابوں میں بھی حدیث کے حوالے کا التزام نہیں ہے، صرف مسئلے کا ذکر ہے ،اس لئے دوسرے مسلک والے کہتے ہیں کہ حنفی حضرات کیسے لوگ ہیں جو حدیث کا حوالہ نہیں دیتے، بلکہ بعض مرتبہ ہمارے بچوں کو برگشتہ کرتے ہیں، یہ وبا برطانیہ اور یورپ میں زیادہ ہے، اس لئے میں نے اثمار الھدایہ لکھتے وقت ان دو باتوں کا التزام کیا

1۔۔ ہر ہر مسئلے کے لئے تین تین احادیث لائے ، اور اس کا پورا پورا حوالہ دیا ۔کہیں زیادہ ، اور کہیں کم بھی ہو گیا ہے، لیکن کوشش کی ہے کہ تین تین احادیث آجائے ، ہاں بہت تلاش کے بعد جہاں نہیں ملی وہاں چھوڑ دیا ہوں ، یہ اس لئے کیا تا کہ ہمارے طلبہ کو یقین آجائے کہ ہمارا مسلک حدیث پر ہے، اور وہ شک وشبہات کرنے سے بچ جائے ،اور دوسرے حضرات کو بھی یقین آجائے ،کون سا مسئلہ کس حدیث سے مستنبط ہے

2۔۔ اس میں اس کا بھی خیال رکھا کہ احادیث صرف تین سو ہجری سے پہلے پہلے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان سے ہی حوالہ آئے ،صرف صحاح ستہ اور انکے اساتذہ کے کتابوں ہی سے احادیث لایا ، کیونکہ یہی اصل ہے، اور اس کے ماننے میں کسی کو انکار نہیں ہوگا

ھدایہ پر یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو النادی ہی کے ادنی فرد سے انجام پایا، آج النادی کو اس پر فخر کرنے کا موقع ہے

،کاش کہ میرے مشفق استاذ زندہ ہوتے تو انکے سامنے دوزانو بیٹھ کر یہ تحفہ پیش کرتا، اور وہ مسکرا کر اس کو قبول کرتے، اور یہی صلہ میرے لئے سرمایہ حیات تھا

۴۔قدوری، اورنورالایضاح کی شرح

طلبہ کے فائدے کے لئے قدوری اور نور الایضاح کی شرح بھی اسی شان سے لکھی، کہ ہر ہر مسئلے کے لئے تین تین حدیثیں لایا، پورا حوالہ دیا، اوران میں بھی اس کا التزام کیا کہ صحاح ستہ، اورانکے استاذہ ہی کی کتابوں سے حدیث لکھی جائے، نیچے کا حوالہ نہ دیا جائے تا کہ طلبہ کو شروع ہی سے اس کا یقین رہے کہ یہ حدیثیں اصلی کتابوں سے ہیں، اوران میں کوئی جھول نہیں ہے ، اور دوسرے مسلک والوں کو بھی قائل کر سکے

۵۔ عقیدے کی ایک عظیم کتاب، ثمرۃ العقائد

کچھ کتابوں کو دیکھنے سے پتہ چلا کہ دیوبندیوں کو جی بھر کر بیوقوف بنایا ہے، ان کو گستاخ رسول، اور گستاخ اولیاء قرار دیا ہے، بلکہ کچھ لوگوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ جو انکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے [و من شک فی کفرہ و عذابہ کفر] ۔(درمختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب مھم: فی حکم ساب الانبیاء، ج ٦ ص ۳۵۷)

اور انکے دلائل کے پوری حدیث کے بجائے حدیث کا ٹکڑا لائے ہیں، کہیں کہیں آیتوں کا ترجمہ بھی اپنی مرضی کے مطابق کئے ہیں

ہمارے بزرگوں نے جوابات بہت دئے ہیں، لیکن وہ جوابات تقریبا انہیں آیتوں اور حدیثوں کے گرد گھومتے رہے جن سے انہوں نے استدلال کیا تھا، یا پھر الزامی جواب دیا، اس سے وہ چپ نہیں بیٹھے، بلکہ رہ رہ کر شوشہ چھوڑتے رہے اور اپنی محفلوں کو گرم کرتے رہے

میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا، کہ جتنے اختلافی عقیدے تھے ان سب پر آیتوں اور حدیثوں کی بھر مار کر دی، اور صرف صراحت النص لایا، اور ایک ایک عقیدے کے لئے تیس تیس آیتیں اور بیس بیس حدیثیں لایا، اور اس بات کا اعلان کیا کہ میں نے صرف آیت اور پکی حدیث لایا ہے، اور انکے صراحت النص سے عقیدہ ثابت کیا ہے، اس میں کسی تفسیر کا قول نقل کیا ہے، اور نہ کسی بزرگ کے قول کو نقل کیا ہے، جواب میں بھی صرف صراحت النص آیتیں لائیں کسی برزگ کا قول نہ میں لاتا ہوں اور نہ آپ لائیں

،آپ بھی یہ نقشہ دیکھیں

علم غیب کے لئے	55 آیتیں	17 حدیثیں
حاظر ناظر کے لئے	34 آیتیں	13 حدیثیں
نور وبشر کے لئے	28 آیتیں	8 حدیثیں
مختار کل کے لئے	38 آیتیں	4 حدیثیں
حیات النبی کے لئے	11 آیتیں	20 حدیثیں

یہ کتاب 350 عقیدوں پر مشتمل ہے،اور ہر عقیدے کے لئے آیتوں اور حدیثوں کی بھر مار ہے

میں نے کئی بڑے بڑے دقاق علامہ کو یہ کتاب دی،سبھی کے منہ لٹکے ہوئے تھے،اور کوئی جواب نہیں دے پا رہے تھے،کیونکہ صراحت کے ساتھ، **قل انما انا نور** ، قرآن میں نہیں ہے،وہ تو صرف اگر مگر کر کے حضور ؐ کو نور ثابت کئے ہیں

چونکہ النادی ہی سے یہ سب گر سیکھا تھا اس لئے یہ کریڈٹ بھی النادی کو ہی جاتا ہے

٦۔وراثت تقسیم کرنے میں ایک نیا باب،ثمرۃ المیراث

پرانے زمانے میں کلکیولیٹرنہیں تھا،اس لئے وہ عدد صحیح سے حساب کرتے تھے،اور عدد صحیح ہی سے وراثت تقسیم کرتے تھے،اور مناسخے میں تو بہت دیر لگتی تھی،اور بہت پیچیدہ بھی ہے،ہر طالب اس کو سمجھ بھی نہیں سکتا

اس کے حل کے،ثمرۃ المیراث لکھی،اور بالکل نیا طرز اختیار کیا،تمام حسابوں کو 100 سے تقسیم کیا،تداخل،تباین وغیرہ کو بالکل نکال دیا،اور اتنا آسان کردیا،کہ اس کے ذریعہ سے صرف تین منٹ میں وراثت تقسیم کرسکتے ہیں،پانچ منٹ میں رد،کا حساب،اور پانچ منٹ میں عول کا حساب ہوتا ہے ،اوردس منٹ میں مناسخہ کا حساب ہوجاتا ہے،اور جائداد بھی تقسیم ہوجاتی ہے

یہ اتنا آسان ہے کہ میں نے کئی عامی آدمی کو یہ بتایا تو اس نے بھی اپنی وراثت تقسیم کرلی،اور پورا طریقہ سمجھ لیا

حضرت مولانا وحیدالزماں صاحب ؒ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بات کہو تو صاف کہو اور آسان کرکے کہو۔۔مشکل اور پیچیدہ انداز مت اختیار کرو۔۔میں نے اس پر عمل کرتے ہوئے پورا فن ہی آسان کردیا، فللہ الحمد

طلبہ کی خدمت میں گزارش

لیکن یہ کام مسلسل محنت کرنے سے ہوتا ہے، آپ کھیل میں لگ جائیں ، اور لگے ہی رہیں تو علم نہیں آئے گا، آپ تھوڑے کھیل اور تھوڑی ورزش کے بعد کتاب پر جھکئے، اور جھکے ہی رہئے تو علم آپ کے سامنے جھک جائے گا، اور ایک وقت آئے گا کہ آپ وقت کا علامہ بن جائیں گے

والسلام

آپ کا۔ اپنا ثمیر

۔ مانچیسٹر، انگلینڈ

سابق رفیق، النادی الادبی، دار العلوم دیوبند

۷۔ اکتوبر ۲۰۱۸ء